1) پریتم کا پریتم: محبوب کا محبوب یعنی علیؑ

2) سنسار کے سب سے بڑے مندر یعنی خانہ کعبہ

3) کالے پتھر یعنی حجراسود

ڈاکٹر صاحب کرشن جی کو بھی معلوم ہے جھوٹوں کے مقابلہ میں کن سچوں کو پکارنا ہے کرشن جی نادِ علیؑ کی طرح آخر میں تین دفع فرماتے ہیں ایلا۔ایلا۔ایلا۔

آپ کو معلوم ہوگا ایلا پراچین سمے کی پرانی زبانوں میں ایک سنسکرت بھی ہے اور بہت پرانی زبان ہے اس زبان میں ایلا یا آہلی کے مطلب بڑے ہی اونچے درجے والا اور عربی میں علیؑ کے مطلب ہیں بلندی والا' کرشن جی کو معلوم تھا کہ جھوٹوں کے مقابلے میں سچوں کی کامیابی کے لئے کن کا واسطہ دینا ہے وہی جن کو حضور مباہلہ میں لے گئے۔

ڈاکٹر صاحب! آپ کے علم میں اضافے کے لئے میں یہاں ایک واقعہ بیان کرتا ہوں 1951ء کی جولائی میں روسی ماہرین کا ایک گروپ وادی قاف میں معدنیات Minerals کی تلاش میں مصروف تھے کہ ایک مقام پر ان کو لکڑی کے بوسیدہ ٹکڑے نظر آئے گروپ نے اس جگہ کھودائی کا فیصلہ کیا تو پتا چلا کہ کئی لکڑیاں زمین میں دبی ہیں اکثر لکڑیاں تو بوسیدہ تھیں لیکن ایک لکڑی کا ٹکڑا جس کی لمبائی 14 انچ اور چوڑائی 10 انچ تھی بالکل محفوظ تھی اور وقت کے تغیرات کا اثر اس پر نہ تھا اس تختی کو محفوظ کر کے اس پر کندہ الفاظ پر تحقیق شروع ہوئی اور 1952ء میں انکشاف ہوا کہ یہ لکڑی حضرت نوحؑ کی کشتی کا ٹکڑا تھا جو کوہ قاف کی چوٹی (جودی) پر آ کر ٹھہری۔

روس کی سوویت حکومت کے زیراہتمام مذکورہ تختی پر تحقیق کے لئے ماہرین آثار قدیمہ کا بورڈ تشکیل دیا گیا جس نے 27 فروری 1953ء میں اپنا کام شروع کیا بورڈ کے اراکان یہ تھے۔

1) سوے نوف پرفیسر ماسکو یونیورسٹی شعبہ لسانیات

2) ایفایان قیڈ ماہرالسنہ قدیمہ لویان کالج چائینا

3) میشان لوعلی آفیسر آثار قدیمہ

4) تانمول گورف استاد لسانیات کیفز ڈ کالج

5) ڈی راکن ماہر آثار قدیمہ پرفیسر لینن انسٹی ٹیوٹ

6) الم احمد کولٹوف نگراں تحقیقات اسٹالین کالج

آٹھ ماہ کی تحقیق کے بعد یہ انکشاف کیا گیا کہ جس لکڑی سے نوحؑ کی کشتی تیار ہوئی تھی اسی لکڑی سے یہ تختی بنائی

گئی تھی اور نوحؑ نے اس کو تبرکاً اپنی کشتی پر نصب کیا تھا سامانی زبان کے الفاظ کو جب مسٹر این۔ ایف ماکس ماہر السنہ قدیمہ برطانیہ مانچسٹر نے انگریزی میں ترجمہ کیا اور یکم فروری 1954ء اخبار Weekly Mirror لندن میں چھپ گیا وہ یہ تھا:۔

My God, My Helper

اے میرے خدا

Keep My Hand With Mercy

اپنے رحم و کرم سے میرا ہاتھ پکڑ

And With Your Holy Friends

اپنے مقدس نفوس کے طفیل

محمد ﷺ Mohamed

ایلیاؑ Alia

شبرؑ Shabbar

شبیر Shabbir

فاطمہؑ **Fatima**

They are all greatest and honorable

یہ تمام عظیم ترین اور واجب احترام ہیں۔

The world established for them

دنیا اُنہیں کے لئے قائم کی گئی۔

Help me by their names

ان کے نام کی بدولت میری مدد کر

You can refirm to right

تو ہی سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والا ہے۔

یہ تختی روس کے مرکز آثار وتحقیقات ماسکو میں حفاظت کے ساتھ رکھی ہوئی ہے۔ (لوح مقدس کا عکس خط کے آخر میں دیکھیں)

ڈاکٹر صاحب آپ اس پر مزید تحقیق کر کے دنیا تک محمدؐ و آل محمدؐ کی معرفت پہنچا دیں اور یزید کی وکالت کر کے اپنی

عاقبت خراب نہ کریں۔

ڈاکٹر صاحب آپ کو تلاش رہتی ہے آئیں مہاتمابدھ کی کہانی ایک گیانی شاستری کی ہی زبانی سنئے مسٹرایل کے بھٹنا گرایم۔اے۔آئی۔ای۔ایس اپنی تصنیف "پودھیاچمشکار" مطبوعہ اُنکارپتکالیہ کانپور 1927ء میں لکھتے ہیں۔

شری مہاتمابدھ جی مہاراج کی اہنااور جیون رکھشا (جانوں کی حفاظت) سادھونت (درویشی) اور ویدانت (اتحاد بین المذاہب) اور ان کی من پرکاشیا (روشن ضمیری) اور یوگ جوگ (عبادت وریاضت) اور دوسرے آتمیہ (روحانی انقلاب) کایاکلپی کتھاوں (قصے کہانیاں) کی نیوجوان (بنیاد) کی ودیا (علم وعرفان) اور ان کے شاستروں (مذہبی کتابوں) سے ملتی ہے صرف یہ ہے کہ ایک دن شری پوجیہ (قابل پرستش) پاومہاتماجی اپنے محل میں سوئے ہوئے تھے کہ ایک دم چیخ کر اُٹھ بیٹھے ان کے نینوں سے آنسوؤں کی بڑی بڑی لڑیاں لٹک رہی تھیں اور وہ کسی بڑے ہی دُکھ یا کلیش (رنج وغم) میں دکھائی دے رہے تھے ان کی چیخ سن کر ان کے ودیامنتری (اتالیق علمی) بھی چونک کر اٹھ بیٹھا جوان کے پاس ہی نندیا (سورہا) کررہا تھا اس نے بڑے پریم سے تھانپادے کر پوچھا راجکمار جی! کیا ہوا آپ کو کیا کوئی بھیانک سپنادیکھا؟ کیا کسی چیز سے ڈر لگا۔مہاتماجی نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا کچھ نہیں منتری جی! دیکھا تو سپنا ہے مگر سپنا نہیں ہے کچھ اور ہے۔ہاں کچھ اور ہے منتری جی نے ان کی سیوا میں بنتی کی (گذارش کی) تب مہاتماجی نے کہا منتری جی تم جانتے ہو دھارمک پستکیں (مذہبی کتابیں) بڑے غور سے پڑھتا ہوں اور دھرموں کے بکھیڑوں کی چھان بین کرتا رہتا ہوں اور تم یہ بھی جانتے ہو کہ میں ایشور بھگتی (خدا کی پرستش) کی بڑی اچھیا (خواہش) رکھتا ہوں اور بھگوان کے چمتکار (خدا کا جلوہ) دیکھنے کے لئے جنگلوں اور بنوں میں چلا جاتا ہوں اور آج کچھ نہ پوچھ کسی پریم آتما (بڑی روح) نے مجھے آشر بادری ہے کہ تمہاری تپسیا (عبادت) سپھل ہوئی۔جاؤ میرے نام کی مالا جپو جو چاہو گے مل جائے گا میرا نام "آلیا" ہے مجھے ملنا ہو تو میرا مکان پوتر استھان (مقدس مقام) میں پھٹی ہوئی دیوار کے پاس ہے وہاں میں تمہیں ایک بالک (بچہ) کے روپ میں ملوں گا مگر وہ سمے (زمانہ) ابھی دور ہے۔

ڈاکٹر صاحب! کیا مہاتماجی کو حضرت علیؑ یہ سب کچھ نہیں سنارہے؟ کیونکہ خانہ کعبہ کی دیوار شق ہوئی اور مادر گرامی فاطمہ بنت اسدؑ خانہ کعبہ کی پھٹی ہوئی دیوار سے اندرداخل ہوئیں اور علیؑ کی ولادت خانہ کعبہ میں ہوئی اللہ نے اپنے نام پر علیؑ نام رکھا کیونکہ اللہ کا ایک نام علی بھی ہے۔

آپ تحقیق کریں آپ کو علم ہوگا کہ سنسکرت آلیا یعنی عبرانی ایلیاء یا ایلی یا عربی علیؑ کے مترادف ہے۔

خواب کا بقیہ حصہ:

منتری۔ یہ کہہ کر اُس نے چمکتی ہوئی تلوار نکالی اور گرج دار آواز میں کہا میں سنگھ (شیر) ہوں مجھے پرمیشور (پروردگار) نے سنگھ بنا کر بھیجا ہے جا سنسار کو پاپوں (گناہوں) اور پرادھوں (جرموں) سے روک۔ من کے روگ ہٹا۔ ہردے (دل) کو ستھرا کر پرالبدھ (قسمت) ٹھیک ہو جائے گی میرے مہاراج آنے والے ہیں ان کا کہنا مان اور میرے مہاراج کے مہاراج کا بھی۔

دیکھ! میں میں تجھے اپنا گولا (غلام) اور چیلا (مرید) بنا کر ملک کی شودھنا (تزکیہ نفس) کے لئے بھیجتا ہوں دھوکہ نہ کھانا۔ جا کبھی کشٹ (مشکل یا مصیبت) کٹھن آ جائے تو میرا نام جپنا میں پہنچ جاؤں گا۔

ڈاکٹر صاحب! یہ کس کے ہاتھ میں تلوار (ذوالفقار) ہے یہ کون کہہ رہا کہ میں شیر خدا ہوں یہ کون نبی آخرالزمان ﷺ کی بشارت مہاتما بدھ کو دے رہا ہے اور اس کے مہاراج یعنی اللہ کا حکم ماننے کی۔ حضرت علیؓ کا فرمان تو آپ نے کہیں ضرور پڑھا ہوگا کہ میں محمد کے فرمانبرداروں میں سے ایک فرمانبردار ہوں۔ آپ جانتے ہیں جس طرح حضرت عیسیٰؑ اور حضرت موسیٰؑ کے دین کو لوگوں نے بدل ڈالا اسی طرح مہاتما بدھ کے مذہب کو ان کے ماننے والوں نے بدل ڈالا اور شرک میں مبتلا ہو گئے۔

آیئے۔ مہاتما بدھ کی زندگی کی آخری دعا جو بدھ یوگیا کے نام سے معروف ہے اور بدھ مذہب کی اکثر کتابوں میں مذکور ہے رسالہ بدھ گیان۔ مصنف رام نرائن بنارسی مطبوعہ 1931ء کے صفحہ 57 اس دعا کے ساتھ ایک چینی کتاب سے لکھا ہے کہ مہاتما بدھ نے ذیل کے الفاظ بھی کہے تھے۔

اپنے می تیریا کے واسطے میری مدد کر۔ اپنی پاک اولاد کے واسطے مجھے نجات دے۔ اور اپنے پاک نام سے میری لاج رکھ

پوری دعا یوں ہے:۔

اے اپنے پیاروں کے پیارے۔ اے ایلیا۔ اے سب پر غالب آنے والے آ اور اپنا جلوہ دکھا میری دستگیری کر اے پرماتما کے شیر دنیا کی لومڑیاں مجھے کھا جانا چاہتیں ہیں تجھے اس کی قسم جس کا تو دست بازو ہے تجھے اس کی قسم جس کی شکتی (طاقت) تیرے اندر ہے میری مشکل کشائی کر۔ تیرا وعدہ ہے کہ مصیبت میں پہنچوں گا اب اعدا کا وقت ہے آ جلدی آ ورنہ میں برباد ہو جاؤں گا تیرا نام وہ ہے جو پرم آتما کا ہے۔ آ۔ تجھے دیکھنا ہزاروں پراوتھناوں کے برابر ہے۔ تو بھگوان جی کا چہرہ ہے میرے پیارے تو سب کچھ ہے تیرے سوا کچھ نہیں ہے تو سب کچھ دیکھ رہا ہے سب حال تیرے سامنے ہے میری تکلیفوں کا تجھے علم ہے تو ہی ان کو دور کر اوم آلیا۔ اوم آلیا۔ اوم آلیا۔

ڈاکٹر صاحب! غالبِ علیٰ کل غالب کس کو کہا گیا ہے اللہ کا شیر کون ہے۔ ید اللہ کون ہے۔ قوت پروردگار کون کہلایا۔ کس کو وجہہ اللہ اور ید اللہ کا لقب ملا۔ کس کے چہرے کی طرف نظر کرنا عبادت بتائی گئی مشکل کشا کون کہلایا۔

کیا مہاتما بدھ کی یہ دعا نادِعلی سے ملتی جلتی نہیں ہے؟ اقبال نے کیا خوب کہا:۔

بانوئے آن تاجدار ھل اتیٰ

مرتضےؑ۔ مشکل کشاؑ۔ شیر خداؑ

ڈاکٹر صاحب! کیا علامہ اقبال سے مذہب میں آپ کی گہرائی زیادہ ہے ابھی آپ علامہ اقبال سے کوسوں دور ہیں اور شائد موجودہ فکر کے ساتھ اُن تک کبھی نہ پہنچ پائیں۔

اب مہاتما جی کی زندگی کے آخری لمحات کے کلمات جو انھوں نے اپنے شاگرد آنند کو فرمائے وہ ذرا سن لیجئے حوالہ کے لئے یودھنا پرکاش مولف وید شاستری لالہ ہرگوبندا هلوجیا مطبوعہ سرسوتی پریس بمبئی۔

اور (اجودھیا) کا بن باسی مصنف شنکر داس مطبوعہ آگرہ 1924

آنند نے مہاتما بدھ سے مرنے سے پہلے پوچھا:

مہاراج: آپ کے بعد ہمارا کون والی ہوگا اور کون تعلیم دے گا؟

مہاتما نے جواب دیا:

آنند خوب یاد رکھ۔ دنیا میں صرف میں ہی بدھ بن کر نہیں آیا ہوں اور نہ اس سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جب وقت آئے گا تو ایک دوسرا بدھ معبوث ہوگا جو خدا کا نور ہوگا بہت ہی مقدس اور مطہر اس کو حکمت کا وافر حصہ دیا جائے گا اسرار کائنات کا عالم، نسل انسانی کا بیتظیر ہادی و مصلح جن و انس کا معلم، وہ انہی ازلی صداقتوں کو تم پر ظاہر کرے گا جو میں نے تم کو سکھائی ہیں وہ اپنے دین کی تبلیغ و اشاعت میں ہر لحظہ مصروف رہے گا جو فی الحقیقت شاندار ہوگی وہ اپنے حیرت انگیز کمال اور انتہائی عروج کی وجہ سے پرشکوہ اور صاحب جمال و جلال ہوگا اس کی تعلیم زندگی کی روح اور اس کی تربیت کامل و اکمل صاف پاکیزہ اور بے عیب ہوگی اگر میرے شاگردوں کا شمار سینکڑوں تک ہے تو اس کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تک ہوگی اور وہ می تیریا کے پاک نام سے معروف ہوگا۔

آنند نے می تیریا کی وضاحت پوچھی تو مہاتما بدھ نے کہا می تیریا وہ ہے جو تمام رشیوں اور تمام معبوث ہونے والوں کا سلسلہ ختم کردے گا (می تیریا سنسکرت میں بہت مہربان اور رحمت والے کو بھی کہتے ہیں) اس کے سر پر پنج پہلو تاج ہوگا جو سورج اور چاند کی طرح چمکتا ہوگا اس کے بڑے ہیرے کا نام آلیا ہے یاد رکھ یہ تمام پاک جسم ابتدا سے پیدا ہو چکے ہیں مگر ان کے ظاہر ہونے میں ابھی دیر ہے ظالم لوگ اس کے موتیوں کو سخت نقصان پہنچائیں گے اور ان کے برباد کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں گے مگر مالک اس کے نام اور اس کے کام اور اس نسل کو دنیا

کے خاتمہ تک باقی رکھے گا۔

آنند میری اور تیری طرح کے کروڑوں لوگ اس کے انتظار میں تھک جائیں گے مگر خوش نصیب وہی ہوگا جو اسکا اس کے پاک ساتھیوں کا ساتھ دے گا اب میں اس سے زیادہ تجھے کچھ نہیں بتا سکتا۔

جناب ڈاکٹر صاحب! مہاتما بدھ کی معرفت کا اندازہ لگالیں جو بہت زیادہ ہے جو رحمت العالمینؐ کو بھی پہچانتے ہیں اور پنجتن پاک کو بھی۔ پنجتن پاکؑ کو نقصان پہنچانے والے کو مہاتما بدھ ظالم جانتے ہیں اور آپ رضی اللہ (نعوذ باللہ)۔ مہاراجہ رام چندر جی نے بھی اجودھیا کے شاگردوں سے کہا تھا کہ وہ راجوں کا راجہ اپنی روشنی کے ساتھ ظاہر ہوگا جس کے ساتھ بڑا گروہ ہوگا وہ پانچ کنگروں والا تاج پہنے گا اور اس کے سب سے بڑے کنگر کا نام اہالیا ہوگا (ایلیا ہوگا) حوالہ: اجودھیا کا بن باسی مصنف شنکر داس مطبوعہ آگرہ 1924ء۔

ڈاکٹر صاحب! اگر آپ ہندوؤں کی قدیم کتاب سندر کھنڈ کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ مہادیو نے اپنی بیوی پاروتی سے کہا کہ بھگوان اب نئی مخلوق کو زمین پر آباد کرے گا ہمیں یہاں سے کوچ کر کے ویرانوں اور پہاڑوں میں جانا ہوگا یہاں تک کہ مہادیو نے حضورؐ کا ذکر ان کے والدین کا ذکر اور ان کی بیٹی کا ذکر کر کے کہا کہ ان کی بیٹی کی اولاد کو ظالم دریا کے کنارے پیاسا مار ڈالیں گے۔

تورات، انجیل، زبور میں ان انوارِ مقدسہ کا ذکر موجود ہے۔ خط کی طوالت کی وجہ سے چھوڑ رہا ہوں۔

ڈاکٹر صاحب! میں آیت ولائت، آیت بلغ ما، آیت الیوم اکملت، سورۃ دہر، آیت درود اور دیگر بہت سی آیات جو ان ہستیوں کی شان میں اتریں طوالت کی وجہ سے چھوڑ کر علامہ اقبال کے فارسی اشعار کی طرف آپ کی توجہ مرکوز کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ایک اچھے شاعر کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ کافی لمبے مضمون کو ایک شعر میں بند کر لیتا ہے۔

شاعر مشرق کے وہ اشعار یہ ہیں:۔

مریم از یک نسبت عیسیٰ عزیز
از سہ نسبت حضرت زہرا عزیز
نور چشم رحمت العالمین
آں امام اولین و آخرین
بانوائے آں تاجدار ھل اتیٰ
مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا
مادر آں مرکز پرکار عشق !!
مادر آں کاروان سالارِ عشق (رموز بیخودی)

علامہ اقبال فرماتے ہیں کہ حضرت مریم ایک نسبت سے واجب الصداحترام اور عزیز ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی والدہ ہونے کا شرف رکھتی ہیں لیکن بتول عذرا، مخدومہ کونین حضرت فاطمہؑ کو تین نسبتوں کا شرف حاصل ہے۔

1) آپ امام اولین اور آخرین خاتم النبین رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا چین ہیں

2) آپ تاجدار ھل اتی کی رفیق حیات ہیں جو اللہ کے چنے ہوئے مشکل کشا اور شیر خدا ہیں

3) تیسری نسبت آپ حسنینؑ شریفین کی مادر گرامی ہیں جن شہزادوں میں حسنؑ عشق حقیقی کے مرکز اور دوسرا شہزادہ حسینؑ عاشقان صادق کے قافلہ سالار ہیں۔

ڈاکٹر صاحب! یزید پلید کے سیاہ کارنامے اتنے ہیں کہ کئی جلدوں میں بیان نہیں کیے جاسکتے جبکہ دوسری طرف اشجار قلم بن جائیں اور سمندر سیاہی بن جائیں اور جن و انس ملکر لکھنے بیٹھ جائیں لیکن محمد و آل محمدؐ کے فضائل بیان نہیں ہوسکتے (یہ جملہ میں نے حدیث نبوی سے نقل کیا ہے) اگر آپ صرف اوپر بیان کیے گئے یزید ملعون کے چند خبیث خصلتوں پر غور کریں اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کی ان آیات پر غور کریں تو آپ ضرور اعتراف کریں گے کہ یزید کے نام کے ساتھ رضی اللہ (نعوذ باللہ) استعمال کر کے آپ نے نہ صرف بہت بڑی غلطی کی ہے بلکہ آپ گناہ کبیرہ کے مرتکب ہوئے ہیں آپ کے ان الفاظ نے اللہ کو ناراض کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل دُکھایا ہے جناب زہراؑ کو ناراض کیا ہے جن کی ناراضگی کو رسول اللہ نے اللہ کی ناراضگی قرار دیا ہے۔ بخاری شریف جلد 2، باب 394، حدیث 909 میں یہ حدیث درج ہے۔

"فاطمة بضعة منی فمن اغضها اغضبنی"

فاطمہؑ میرا ٹکڑا ہے جس نے اسے غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔

ڈاکٹر صاحب! کیا ایک مختصر خط میں آل رسولؐ کے فضائل بیان کیے جاسکتے ہیں؟ لیکن ایک طرف قرآن، حدیث، اور تمام الہامی اور دیگر مذاہب کی کتب میں ان ہستیوں کا تذکرہ ہے اور ان کے فضائل بیان کیے گئے ہیں دوسری طرف آل رسولؐ کے قاتل یزید ملعون کو آپ بڑے ادب سے یاد کرتے ہیں جبکہ اگر آپ سبط ابن جوزی کی کتاب "تذکرہ" کے ص 64 کا مطالعہ کریں تو آپ کو پتا چلے گا کہ یزید پلید نے ابن زیاد ملعون کو شام بلایا اور اسے بہت سامان، دولت اور بے بہا اور بیش قیمت تحائف سے نوازہ اور اس کو اتنا تقرب بخشا کہ اپنے حرم میں اسے داخلے کی اجازت دی ایک رات نشہ کی حالت جبکہ ابن زیاد اسکی دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا تو یزید نے ساقی محفل کو مخاطب کر کے کہا:۔

اسقنی شربۃ ترمشاشی　　　　ثم مل فاسق مثلھا ابن زیاد

صاحب السر والامانۃ عندی   ولتسد ید مغنمی وجھاری

قاتل الخارجی اغی حسیناً   وعبید الاعداء والحساد

یعنی مجھے وہ شراب پلا میری نرم ہڈیوں کو سیراب کر دے ابن زیاد کو جام دے یہ میرا راز دار با اعتماد ساتھی ہے اور میری خلافت کی بنیاد اس کے ہاتھوں میں استوار ہوئی ہے یہی ہے جس نے باغی حسین (علیہ السلام) کو قتل کیا اور میرے دشمنوں اور بدخواہوں کو تباہ و برباد کر دیا۔

ڈاکٹر صاحب! یزید پلید کے ان اشعار سے پتا چلتا ہے کہ وہ کس قدر قتل حسینؑ سے خوش ہو رہا تھا اور وہ امام عالی مقام کو باغی کہہ رہا تھا۔ ڈاکٹر صاحب! یزید کے اشعار جو میں نے مایہ ناز کتب اہل سنت سے نقل کر کے آپ کے سامنے رکھے جن میں اس نے برملا کہہ دیا۔

ترجمہ: "کاش آج میرے وہ بزرگ موجود ہوتے جو جنگ بدر میں مسلمانوں کے ہاتھوں مارے گئے تو آل رسول (علیھم السلام) کی اس حالت کو دیکھتے اور اس پر تحسین اور آفرین دیتے ہوئے کہتے کہ تم ہمیشہ سلامت رہو بنی ھاشم اقتدار سے کھیلتے رہے ان کا مقصد حکمرانی اور جہانبانی تھا اور نہ ان پر آسمان سے وحی نازل نہیں ہوئی تھی میں اپنی ماں خندف کا بیٹا نہیں اگر احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کاموں کا بدلہ اس کی آل اولاد سے نہ لوں۔"

یزید ملعون نے سید الشہداؑ اور بنی ھاشم کے قتل کو بنی امیہ کے مقتولین بدر کا انتقام قرار دیا حالانکہ بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ واصل جہنم ہوئے تھے کیونکہ وہ مشرکین اور کافر تھے اور خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن تھے۔

یزید ملعون کھلم کھلا بھرے دربار میں کہہ رہا تھا کہ میں احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا انتقام ان کی اولاد سے لے رہا ہوں سب سے بڑھ کر یہ کہ سب درباریوں اور اسیران کربلا کے روبرو اس نے وحی الٰہی اور رسالت کا انکار کر کے اپنے کفر کا انکشاف کیا۔

واقعہ قسطنطنیہ کی آڑ میں یزید پلید کی وکالت

ڈاکٹر صاحب! کیا کافر بھی رضی اللہ ہو سکتا ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ قسطنطنیہ کی Fabricated خود ساختہ حدیث نے آپ کو بھی گمراہ کیا ہو لہذا تھوڑی سی گفتگو اس پر بھی ہو جائے مگر ہمارا طریقہ وہی رہے گا کہ مایہ ناز علمائے اہل سنت کی معرکۃ آرا کتب سے گفتگو کریں گے۔

صحیح بخاری کی جلد 4 ص 42 کتاب الجہاد میں عمیر بن اسود کہتا ہے کہ مجھے یہ حدیث اُم حرام نے بتائی کہ اس خاتون اُم حرام نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا لشکر مغفور ہوگا۔

عمیر بن اسود کی پوری بخاری میں اس حدیث کے علاوہ کوئی اور حدیث روائت نہیں ہے اتفاق یہ ہے کہ اس شخص سے کوئی اور حدیث کسی اور حدیث کی کتاب میں روایت نہیں ہے عمیر ابن اسود کی نہ کوئی ماں اور نہ کوئی باپ کا علم

ہے کہ وہ کون تھا اس کے علاوہ اسی طرح اس کو روایت کیا اسحٰق بن یزید اور ثور بن یزید نے ان دونوں کے بارے میں آپ بخاری شریف جلد 1 ص 409 کتاب الجہاد مطبوعہ کتب خانہ رشیدیہ دہلی کتاب کے حاشیہ پر محشی محدث احمد علی سہارن پوری شیخ الحدیث لکھتے ہیں کہ ثور بن یزید حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے سخت دشمنی رکھتا تھا اسحٰق بن یزید دمشق (شام) کا رہنے والا تھا جہاں بنی اُمیہ نے اپنی شان میں کافی احادیث بنوائیں۔

اہل سنت کی معرکۃ الآرا کتاب فتح الباری جلد 1 ص 649 پر آپ دیکھ سکتے ہیں بلکہ کیوں نہ فتح الباری کی اصل عبارت آپ کے سامنے رکھوں۔

ترجمہ: اس عمیر کی صحیح بخاری میں مدینہ قیصر والی روایت کے علاوہ اور کوئی روایت نہیں ہے۔

ڈاکٹر صاحب! آپ ذرا انصاف سے سوچیں کہ عمیر کو ساری زندگی کوئی مرد استاد نہ ملا اور دورہ حدیث وہ بھی صرف ایک عدد اس نے نامحرم عورت سے خلوت میں سنی ساری زندگی صرف ایک ہی حدیث سنی وہ بھی عورت سے اور وہ بھی ایک ایسے شخص کو بخشوانے کے لئے جس پر سوائے چند جُہلا اور گمراہوں کے تمام مسالک لعنت کرتے ہیں۔

اس عورت نے پہلے یہ حدیث اپنے بھانجے اُنس کو سنائی مگر اس میں بخشے (معفور) الفاظ استعمال نہیں کئے اور دوسرے عمیر اسود کو خلوت میں سنائی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں اور علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری میں یہ وضاحت کی ہے کہ جس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا لشکر بخشا گیا اس حدیث کے تمام راوی شامی ہیں کیونکہ جس حدیث کو مکہ اور مدینہ منورہ کے راویوں نے ترک کیا ہے اس کی کوئی قیمت نہیں ہے یہ حدیث اسحٰق بن یزید نے ابوعبدالرحمٰن یحیٰی قاضی دمشق سے لی ہے جو دمشق کا رہنے والا تھا جو یزیدیت کا گڑھ تھا مشہور کتاب تہذیب التہذیب جلد 2 ص 33 پر مشہور عالم دین اہل سنت ابن حجر لکھتے ہیں:۔

اس حدیث کا راوی ثور بن یزید بدمذہب تھا اس کا دادا جنگ صفین میں معاویہ کے لشکر میں شامل تھا اور اسی جنگ میں واصل نار ہوا یہ ثور جب حضرت علی (علیہ السلام) کا ذکر کرتا تھا تو کہتا تھا میں اس شخص کو دوست نہیں رکھتا جس نے میرے دادا کو قتل کر دیا۔

اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص 222 باب اخبارہ عن القبوب میں لکھتے ہیں:۔

ترجمہ: اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ کہ مدینہ قیصر کو فتح کرنے والا لشکر بخشا جائے گا یہ "مغفور" کے الفاظ صرف بخاری نے لکھے باقی چھ کتابوں کے مولفین نے نہیں لکھے۔

اگر "مغفور" کے الفاظ حدیث میں ہوتے تو چھ محدثین نے کیوں چھوڑے؟

مندرجہ ذیل کتب نے اول جیش میں یزید کی شمولیت سے بالکل انکار کر دیا ہے۔

1) اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص 649 کتاب الجہاد

2) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ جلد 2 ص 54 ذکر سفیان بن عوف

3) اہل سنت کی معتبر کتاب محافرات لامم از شیخ الحضری جلد 2 ص 114

4) اہل سنت کی معتبر کتاب کتاب الفتوحات الامہ ص 161 از احمد ذہبی

عمدہ القاری کی عبارت نقل کرتا ہوں:۔

ترجمہ: "معاویہ نے سفیان بن عوف کی قیادت میں لشکر روانہ کیا اور وہ قسطنطنیہ تک گیا اور اس لشکر کے ساتھ ابن عباسؓ، ابن الزبیرؓ اور ابوایوب انصاریؓ تھے۔ مدت محاصرہ کے دوران ابوایوب وفات پا گئے۔ ملت الاظہر قاضی بدر الدین عینی کہتے ہیں کہ قوی اور مضبوط بات یہ ہے کہ بزرگ صحابہ سفیان کے ہمراہ تھے اور یزید کے ساتھ نہ تھے کیونکہ یزید اس لائق نہ تھا کہ بزرگ صحابہ اس کی کمان میں دیے جاتے۔"

قاضی بدرالدین کی اس عبارت سے یہ بات عیاں ہے کہ یزید امیر لشکر ہونے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتا تھا ایسا شخص تمام امت کا خلیفہ کیسے بن گیا۔

قسطنطنیہ پر حملہ کے وقت یزید پلید اپنی معشوقہ کے ہمراہ گھر میں شراب پی رہا تھا۔

حوالاجات: از کتاب اہل سنت

1) تاریخ کامل لابن اثیر جلد 3 ص 231

2) تاریخ ابن خلدون جلد 3 ص 15

3) تاریخ یعقوبی ص 217

4) مروج الذہب جلد 3 ص 33

5) مروج الذہب شہید کربلا اور یزید ص 184 قاری محمد طیب

6) کتاب معاویہ اخلان یزید ص 343

7) کتاب امام پاک اور یزید پلید ص 138 مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

تاریخ کامل ابن لاثیر کی عبارت یوں ہے:۔

ترجمہ: "سن 49ھ میں معاویہ نے روم کے شہروں پر حملہ کے لئے سفیان بن عوف کی قیادت میں لشکر روانہ کیا اور اپنے بیٹے یزید کو بھی حکم دیا کہ ساتھ جائے مگر یزید لعین نے سُستی کی اور بہانے کئے پس معاویہ نے بھی ساتھ روانہ کرنے میں خاموشی اختیار کی اور روم میں پہنچ کر (لشکر کو) چیچک اور دوسری بیماریاں لاحق ہوگئیں یزید کو جب یہ خبر ملی تو

اس نے چند اشعار کہے جن کو تاریخ یعقوبی نے نقل کیا۔

تاریخ یعقوبی کی عبارت صفحہ نمبر 217 :۔

روم کے علاقہ میں مسلمانوں پر بخار اور چیچک نے حملہ کر دیا اور ام کلثوم عبداللہ بن عامر کی بیٹی یزید کی محبوبہ تھی اور یزید اس کا عاشق تھا اہل اسلام کی بیماری کا سن کر یزید نے چند اشعار کہے جن کا ترجمہ ہے کہ :۔

اگر اہل اسلام کے لشکر پر بیماری نے حملہ کیا ہے تو مجھے کیا پرواجب کہ میری بغل میں محبوبہ ام کلثوم اور محفل ہے شراب و کباب کی۔

ان تواریخ سے ثابت ہے کہ شرابی کبابی یزید تو گھر میں عیش وعشرت میں مشغول تھا لگتا ہے ام حرام نامی عورت نے یہ حدیث خود بنائی ہے کیونکہ یہ خاتون ایسے شیطانی کاموں کے لئے مشہور تھی اس خاتون نے حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کے الفاظ دیگر جگہوں پر استعمال کیے ہیں مدینہ قیصر والی حدیث کے آگے پیچھے یہ الفاظ آپ کو ملیں گے میں ان کو نقل نہیں کرنا چاہتا۔

عمدۃ القاری کی عبارت 649 جلد 6 ما قبل فی قتال الروم یوں ہے۔

" ابن ملھب کہتا ہے کہ مدینہ قیصر والی حدیث میں معاویہ اور یزید کی (معاذاللہ) فضیلت ہے کیونکہ دونوں نے یکے بعد دیگرے جنگ میں حصہ لیا تھا۔ بدر الدین عینی کہتا ہے کہ یزید کی کیا فضیلت ہے اور حال اس کا مشہور ہے اگر کوئی کہہ دے کہ مدینہ قیصر والی حدیث میں آیا ہے کہ لشکر بخش دیا جائے گا تو میں قاضی بدر الدین سے کہتا ہوں کہ یزید اس حکم عام میں داخل نہیں کیونکہ اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نبی پاک ﷺ کا وہ فرمان مشروط ہے اس امر کے ساتھ کہ اس لشکر کے وہ لوگ بخشش کا حق رکھتے ہیں جو اس قابل ہیں کہ ان کو بخشا جائے کیونکہ جو لوگ اس لشکر سے بعد کافر ہو جائیں وہ بخشش والے حکم میں داخل نہیں ہیں۔"

کتاب فتح الباری ص 102 جلد 6 الجہاد میں بھی ہے کہ اگر اس لشکر کے لوگ بعد میں مرتد اور کافر ہو جائیں تو وہ بالاتفاق اس حکم میں داخل نہیں ہیں۔

حضرت مولانا قاری محمد طیب دار العلوم دیو بند اپنی کتاب شہید کربلا اور یزید صفحہ 170 پر رقمطراز ہیں :۔

حدیث نبوی میں ارشاد ہے امتی امّۃ مرحومۃُ یعنی میری امت ، امت مرحومہ ہے۔ جس میں قیامت تک آنے والے تمام افراد رحمت اور مغفرت میں شامل ہیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ امت والے کام کریں اور مرتد نہ ہوں۔

بخاری شریف کی جس حدیث کو یزید ملعون کے وکیل پیش کرتے ہیں جس کے الفاظ بخاری شریف میں یوں ہیں۔

اول جیش من اُمتی یغزون مدینة قیصر مغفور لھم

ترجمہ: میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ آور ہوگا اُس کی مغفرت کردی گئی ہے۔

اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے علامہ عبدالرشید نعمانی اپنی کتاب "یزید کی شخصیت اہل سنت کی نظر میں" لکھتے ہیں:۔

"اگر اول جیش بیان کرنے والے حضورﷺ کی دوسری حدیث پر غور کرتے تو وہ اصل مفہوم تک پہنچ جاتے اور یہ اشکال ہی پیش نہ آتا۔ کیونکہ اس حدیث میں یہ وارد ہے۔ حدیث یہ ہے:۔
رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے اُس شخص پر دوزخ حرام کردی ہے جس نے اللہ کی رضا جوئی کے لئے لا الہ الا اللہ کہا (حدیث ختم)۔"

علامہ آگے لکھتے ہیں:۔

کہ صدق دل سے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اس کے تقاضے بھی پورے کرے یہ نہیں کہ ایک مرتبہ خلوص سے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو سو100 خون معاف ہو جائیں۔

اس قسم کی کئی دوسری احادیث کتب احادیث میں نقل کی گئیں مگر ایسی احادیث غیر مشروط کبھی نہیں ہوئیں۔ کیا یہ سمجھ لیا جائے کہ جو غزوہ قسطنطنیہ میں شامل ہوا اس کو گناہوں کی کھلی چھٹی دی گئی کہ بے شک وہ اب اپنی بہنوں، ماؤں، پھوپھیوں سے زنا کرے۔ شراب پئے، لونڈے رکھے، بندروں کو عزت دے، عزت داروں کو ذلیل کرے، مدینہ کو تاراج کر کے مسجد نبوی میں گھوڑے بندھوا دے۔ اہل مدینہ کی عورتوں کی عزتیں لوٹی جائیں ایک ہزار حرام بچے پیدا ہوں اور خانہ خدا پر سنگ باری کرے اور خانہ خدا میں خون بہائے، آل رسولؑ کو قتل کر کے خوش ہو، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسیوں کو سر برہنہ دربار میں کھڑا رکھے اور اہل بیت اطہار کو قید خانہ میں ڈال دے کیونکہ غزوہ قسطنطنیہ میں شریک رہا ہے۔ واہ ڈاکٹر صاحب واہ! آپ کی عقل پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے۔ بنوامیہ کے مجرموں کو بچانے کے لئے آپ کتنے اندھے ہوگئے ہیں۔ اگر یہ سب کرنے کے بعد یزید ملعون مغفور ہے پھر ڈاکٹر صاحب! آپ بھی ایک دفعہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ کر سب گناہوں کا ارتکاب کریں۔ کیونکہ آپ پر تو حدیث کی رو سے دوزخ اب حرام ہوگئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب! ایسی باتیں بتاتی ہیں کہ بنی امیہ کے محبّ کتنے کم عقل ہوتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ صاحب اپنی کتاب تراجم ابواب بخاری میں فرماتے ہیں:۔